© rasailojaraid.com

تبصرے اور تاثرات

فرائیڈے اسپیشل، کراچی

فروری ۲۰۰۱ء

کسی بھی شہر کی عزت کے جہاں دوسرے مظاہر ہیں، وہیں ایک مظہر علمی دنیا میں اس کا مقام بھی ہے اور علمی مقام کا مظہر جہاں اس کے ادارے اور علمی شخصیات ہوتی ہیں، وہیں اس شہر سے شائع ہونے والے علمی مجلّات اور علمی کتب بھی ہوتی ہیں۔ ہمارا شہر کراچی اس معاملے میں برصغیر کے دوسرے علمی شہروں سے آگے نہیں تو پیچھے بھی نہیں تھا۔ ہندوستان اُجڑا تو کراچی آباد ہوا تھا خود پاکستان کے مختلف شہروں سے بھی اہل علم کراچی کھنچ کھنچ کر آئے۔ علم کی خوب گرم بازاری ہوئی، پھر یوں ہوا یہ شہر علم سے قلم کی طرف منتقل ہو گیا۔ ان پچاس سالوں میں قدیم سرمایہ تو آہستہ آہستہ اللہ کو پیارا ہوا، نئے لوگ ان کی جگہ نہ لے سکے، جن لوگوں نے اسلاف کی جگہ لی، ان کی تخلیقی صلاحیت نہ ہونے کے برابر ہے۔ الا ماشا اللہ ان کی زندگی کا اعلیٰ مقصد مال ہے احساس مردہ، اخلاق تباہ، جہل کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ ابرار پر اشرار غالب ہیں تمام اعلیٰ قدریں، روایتیں زوال پذیر ہیں۔ انسانی کمر خمیدہ، علم شاخِ بریدہ اور بے توقیر ہیں اوصافِ حمیدہ، اکثریت کا یہی حال ہے کچھ ضرور ہیں جن کو اس صورت حال کا ادراک ہے، وہ اپنے طور پر ممکنہ کوشش کئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں وہی زمین کا نمک اور پہاڑی کا چراغ ہیں، جس میں بادِ صبا، بے مہری میں وفا اور تاریکی میں ضیا ہیں، اللھم کثر امثالھم۔ انہی میں سیّد زوّار حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان بھی ہے جو اپنے محدود وسائل کے باوجود علم اور تزکئیے کے محمدی جھنڈے کو اٹھائے ہوئے ہے۔ انہی کے ہاں سے یہ ششماہی مجلّہ السیرۃ عالمی کے نام سے صادر ہوتا ہے۔ اس رسالے کے سرپرست ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب ہیں۔ ۴۳۲ صفحات پر مشتمل سفید کاغذ پر اور قیمت صرف سو روپے ظاہر ہے، یہ کاروباری سلسلہ نہیں۔ علمی مقام کے لحاظ سے دنیا کے صفِ اوّل کے مجلّات کے ساتھ رکھا

© rasailojaraid.com